اپنا مکان خود پر، بیوی پر، پھر فقراء پر وقف کرنا

ادارہ

سوال

میں اپنا ایک مکان اس طریقے سے وقف کرنا چاہتا ہوں کہ جب تک میں حیات ہوں، میں استعمال کرتا رہوں اور اگر میں پہلے فوت ہوجاؤں اور میری بیوی میرے بعد زندہ رہے تو جب تک وہ زندہ رہے وہ استعمال کرتی رہے، یعنی یہ مکان میراث میں تقسیم نہ ہو اور اس طریقے سے میرے اور میری بیوی کے استعمال میں رہے اور ہم میں سے جو بھی بعد میں فوت ہو، اس کے بعد وہ مکان ہمارے صدقہ جاریہ کے طور پر مسجد یا مدرسہ کے لیے وقف ہوجائے۔

❶ ۔شرعاً ایسا کرنا ممکن ہے یا نہیں؟

❷ ۔اگر ممکن ہے تو اس کے لیے کن الفاظ سے یہ وقف کرنا ہوگا؟

❸ ۔اس وقف کے بعد اگر کبھی دوبارہ اس وقف سے رجوع کرنا پڑے تو کیا ایسا ممکن ہوگا یا نہیں؟

❹ ۔زبان سے وقف کرنے کے لیے کیا شرائط ہیں؟ کہ شرعاً اور قانوناً یہ مکان میراث میں تقسیم نہ ہوسکے۔

❺ ۔وقف نامہ کی مکمل عبارت کیا ہو؟ متولی کا تذکرہ، موقوف علیہ مسجد یا مدرسہ کا تذکرہ، وغیرہ۔

جواب

❶، ❷ ۔صورتِ مسئولہ میں اگر سائل اپنے مکان کو سوال میں لکھی ہوئی ترتیب کے مطابق وقف کرنا چاہتا ہے تو ایسا کرنا جائز ہے اور اس کی صورت یہ ہوگی کہ سائل یہ الفاظ وقف نامہ میں لکھے:

''میں اپنا مکان اپنے اوپر اور اپنی بیوی کے اوپر وقف کرتا ہوں، اس کے بعد فلاں مسجد یا مدرسہ کے لیے۔''

❸ - جو چیز ایک مرتبہ وقف کر دی جائے وہ واقف کی ملکیت سے نکل جاتی ہے اور مخلوق میں کوئی شخص اس کا مالک نہیں رہتا، بلکہ وہ رب تعالیٰ کی ملکیت میں چلی جاتی ہے، اس لیے اس میں رجوع کی گنجائش نہیں ہوتی اور واقف کا اس چیز کو دوبارہ لینا بھی درست نہیں ہوتا۔

❹ - وقف کی شرائط یہ ہیں:

- وقف کرنے والا عاقل بالغ اور آزاد ہو۔
- جس جہت کے لیے وقف کیا جارہا ہو وہاں وقف کرنا باعثِ ثواب ہو۔
- جس جگہ کو وقف کررہا ہو وہ ذاتی ملکیت ہو۔
- وقف کرنے والا کم عقلی یا مقروض ہونے کی بنا پر تصرفات سے روکا نہ گیا ہو۔
- مجہول چیز وقف نہ کررہا ہو۔
- کسی شرط پر معلق کیے بغیر فی الفور وقف کرے۔
- وقف کو فروخت کرکے اس کی رقم اپنی ضرورت میں استعمال کرنے کی شرط نہ لگائے۔
- وقف کرنے والا اپنے پاس خیارِ شرط نہ رکھے۔
- وقف ہمیشہ کے لیے ہو۔
- وقف کی اجرت ایسی جہت کے لیے ہو جو نہ ختم ہونے والی ہو۔

❺ - جزءِ نمبر 2 کے ذیل میں وقف نامہ کے لیے عبارت لکھ دی گئی ہے، اس کو دیکھ کر وقف نامہ تیار کر لیا جائے، پھر اگر آپ خود متولی رہنا چاہتے ہوں تو یہ بھی درست ہے اور اگر کسی دوسرے شخص کو متولی بنانا چاہتے ہوں تو اس کی صراحت کرلی جائے، نیز جس مسجد یا مدرسہ کے لیے وقف کرنا ہو اس کا بھی ذکر کردیا جائے۔

فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

’’ولو قال: وقفت على نفسي، ثم من بعدي على فلان، ثم على الفقراء جاز عند أبي يوسف – رحمه الله تعالٰى – كذا في الحاوي.‘‘

(كتاب الوقف، الباب الثالث ، الفصل الثاني، جلد : ٢، صفحة: ٣٧١، طبع: دار الفكر)

فتاویٰ شامی میں ہے:

’’فإذا تم ولزم لا يملك ولا يملك ولا يعار ولا يرهن.‘‘

(كتاب الوقف ، جلد : ٤ ، صفحة : ٣٥١ ، طبع : سعيد)

فقط واللہ اعلم

فتویٰ نمبر: 144511101603 دارالافتاء: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن